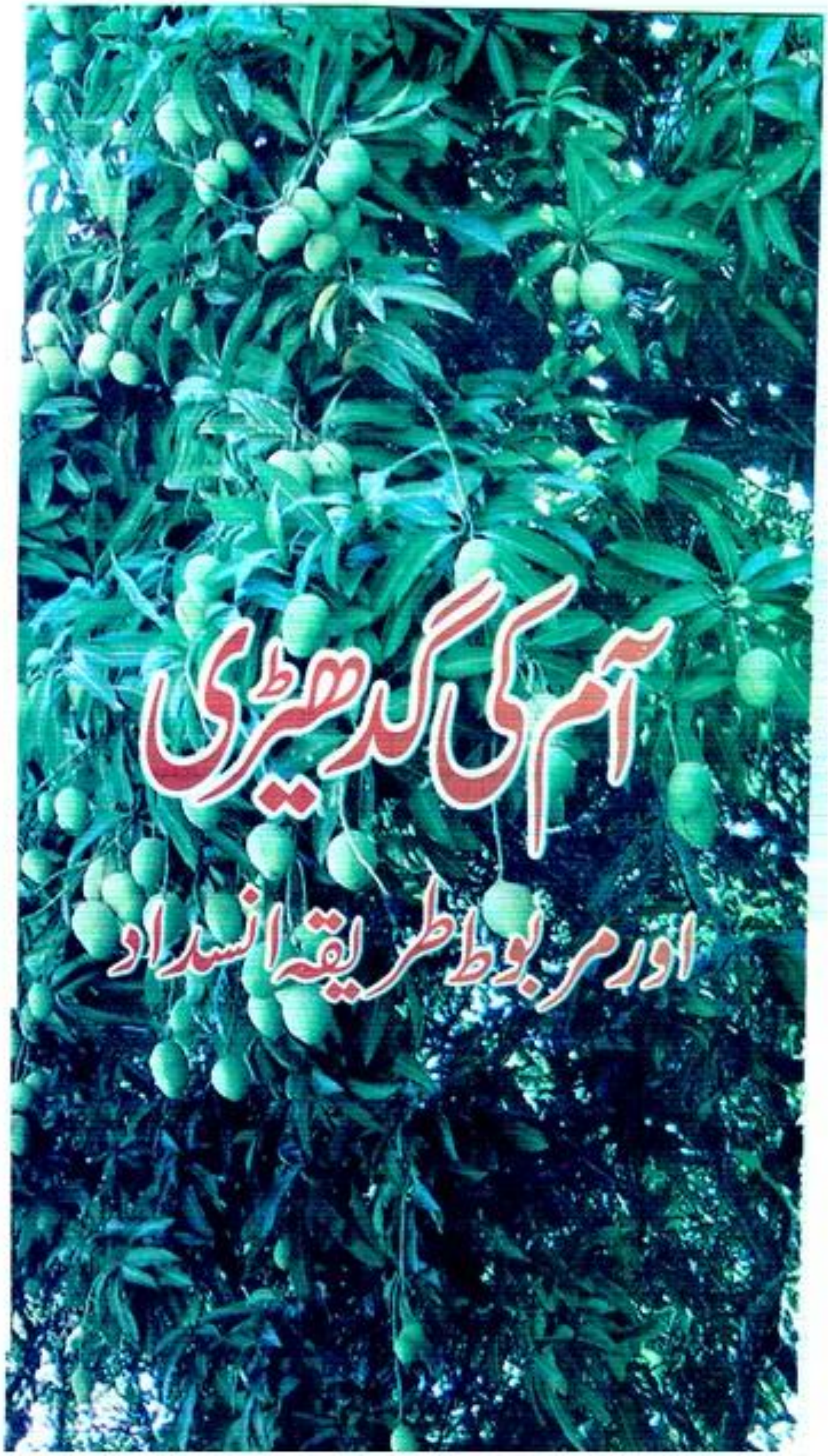
آم کی گدھیڑی
اور مربوط طریقہ انسداد

آم کی گدھیڑی (Mango Mealybug)

آم ہمارے ملک کا بہترین خوش ذائقہ پھل ہے جس کی وجہ سے اسے پھلوں کا بادشاہ کہتے ہیں اس کو غیر ممالک میں برآمد کر کے خاصا زرمبادلہ کمایا جا رہا ہے اور اندرون ملک بھی یہ صحت بخش غذا کروڑوں لوگوں کی ضروریات پورا کر رہی ہے۔ آم کی فصل بہت نازک فصل ہے جس کو موسمی تغیر و تبدل، کیڑوں اور بیماریوں سے خاصا نقصان پہنچتا ہے۔ اس پر حملہ آور ہونے والے کیڑوں میں سے ایک اہم ترین کیڑا آم کی گدھیڑی ہے جسے سائنسی زبان میں Drosicha Magiferae کہتے ہیں اور یہ Manophlebidae فیملی سے تعلق رکھتی ہے۔

اہمیت:

یہ کیڑا اس لحاظ سے انتہائی اہم ہے کہ جس باغ میں ایک مرتبہ یہ داخل ہو جائے وہاں اگر اس کو صحیح طریقہ سے کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ متواتر ہر سال آم کی فصل پر حملہ آور ہو کر پھل آوری اور بار آوری کو متاثر کرتا ہے اور اس پر پھل بہت کم لگتا ہے اور اگر پھل آ بھی جائے تو سکڑ جاتا ہے یا اس کا معیار انتہائی کم ہو جاتا ہے اور اگر اس کا تدارک نہ کیا جائے تو اس کا حملہ تیزی سے پورے باغ میں پھیل جاتا ہے اور شدید متاثرہ درخت مکمل طور پر سوکھ جاتے ہیں۔ یہ گدھیڑی آم کے پودوں کے علاوہ کئی دوسرے پودوں پر بھی پائی جاتی ہے مثلاً شہتوت، انجیر، لسوڑا، امرود اور بہت سارے آرائشی پودے۔ متبادل میزبان پودے زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ کیڑا کھیتوں کے علاوہ شہروں میں بھی پایا جاتا ہے اور نہ صرف شہری شجر کاری کو شدید متاثر کر رہا ہے بلکہ سڑک، گھر کے صحن اور میدانوں میں پاوں تلے آ کر روندا جاتا اور ایک عجیب سی بدبو، تعفن اور گندگی کا احساس دلاتا ہے۔

دوران زندگی:

آم کی گدھیڑی کا دوران زندگی فصلات کے دیگر دشمن کیڑوں سے یکسر مختلف ہے عام کیڑوں کے برعکس اس کی سال میں صرف ایک نسل ہوتی ہے مادہ گدھیڑی ماہ مئی میں درختوں سے نیچے اتر کر تنے کے قریب تقریباً 4 تا 6 انچ گہرائی میں انڈے دیتی ہے یہ انڈے ایک تھیلی

میں پڑے رہتے ہیں اور ماہ دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں ان انڈوں سے بچے نکلتے ہیں جو براون رنگ کے نہایت چھوٹے سائز کے ہوتے ہیں جو عام طور پر نظر نہیں آتے یہ بچے درختوں کے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور درختوں کے پتوں اور شاخوں کا رس چوستے رہتے ہیں اس کا نر پردار اور قرمزی رنگ کا ہوتا ہے جبکہ مادہ چپٹی ہوتی ہے اور اس کے جسم پر روئی جیسی سفید تہہ لگی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس پر کوئی دوائی اثر نہیں کرتی۔ نر کا کام صرف مادہ سے جفتی کرنا ہے اس کے بعد یہ مرجاتا ہے جوان مادہ جفتی کے بعد مئی جون میں درختوں سے نیچے اترنا شروع ہو جاتی ہے اور درخت کے تنے کے قریب جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے تقریباً 4 تا 6 انچ گہرائی میں جا کر انڈے دیتی ہے اور انڈے دینے کے بعد مرجاتی ہے۔

انسداد:

1- سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دسمبر جنوری میں انڈوں میں سے بچے نکلنے سے پہلے ہی درختوں کے تنوں کے اردگرد زمین میں 6 انچ گہری گوڈی کر کے کیڑے مار زہر مثلاً کاربرل 85 ایس پی یا کوئی اور مناسب زہر کا دھوڑا کر دیں تاکہ بچے انڈوں سے نکلتے ہی مرجائیں اور تنوں پر نہ چڑھ سکیں۔

2- ماہ دسمبر میں متاثرہ پودوں پر کینچے "دور" بنا کر پانی سے بھر دیں اور اس میں مٹی کا تیل 100 ملی لیٹر فی پودا ڈال دیں اس طرح بھی بچے مرجائیں گے۔

3- درختوں کے تنوں پر زمین سے 2 تا 2.5 فٹ اونچائی پر 12 تا 18 انچ چوڑا پلاسٹک کا بینڈ لگائیں اور اس کے نیچے گریس لگا دیں تاکہ بچے اوپر چڑھنے کی کوشش کریں تو پھسل کر نیچے گر جائیں۔

4- کیونکہ یہ بچے بینڈ کی نچلی سطح سے بھی اوپر چڑھنے کی کوشش کریں گے اور وہاں پھنس جائیں گے ان جمع شدہ بچوں پر سپرے کریں۔ کیمیائی انسداد کے لئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ یا شعبہ توسیع کے فیلڈ عملہ اور زرعی ماہرین کے مشورہ سے سپرے کریں۔

درج ذیل ادویات میں سے کسی ایک زہر کی تجویز کردہ مقدار (100 ملی لیٹر/گرام) کو 100 لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کرنے سے بھی تدارک ممکن ہے۔ ایسٹامپرڈ، پروفینوفاس، لمبڈا سائی ہیلوتھرین، امیڈاکلوپرڈ جبکہ کلورپیری فاس (150 ملی لیٹر) وغیرہ۔

5- جدید تحقیق کے مطابق اگر ماہ اپریل سے ذرا قبل درخت کے پھیلاؤ کے تلے مٹی اور گرے پڑے پتوں وغیرہ کی ڈھیریاں بنا دی جائیں تو مادہ گدھیڑی ان میں آ کر چھپے گی اور انڈے دے گی ماہ جون کے بعد ان ڈھیریوں کو توڑ کر با آسانی انڈے تلف کئے جا سکتے ہیں۔

ضروری بات

حتی المقدور کوشش کریں کہ ملی بگ کے بچے زمین سے نکل کر آم کے درختوں یا دیگر درختوں پر چڑھنے نہ پائیں۔ کیونکہ اگر ایک مرتبہ یہ درخت پر چڑھ جائیں تو پھر اس کا کنٹرول کرنا خاصا مشکل ہو جاتا ہے۔

تیار کردہ

ڈائریکٹوریٹ جنرل پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول

آف پیسٹی سائیڈز پنجاب، لاہور